عمدہ ڈیزائن، منفرد طرزِ تعمیر اور جاذبِ نظر خطاطی

مسجد بھونگ شریف

بھونگ مسجد تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کے ایک گاوں بھونگ میں واقع ہے۔ یہ مسجد بہاولپور سے 240 کلومیٹر اور رحیم یار خان سے تقریبا 55 کلومیٹر دور واقع ہے۔ اپنے عمدہ ڈیزائن، منفرد طرزِ تعمیر اور جاذبِ نظر خطاطی کی وجہ سے اس مسجد کو خاص شہرت حاصل ہے۔ سردار رئیس غازی محمد نے یہ مسجد 1932ء میں تعمیر کروانا شروع کی۔ آپ کے جد امجد حضرت بہاوالدین زکریا کے خلفا میں سے تھے۔ رئیس محمد غازی اعزازی مجسٹریٹ اور بہاولپور اسمبلی کے رکن بھی رہے۔ کثیر مال و دولت ہونے کے باوجود انہوں نے درویشانہ زندگی گزاری۔ دینی تعلیم کا حصول، عبادت وریاضت، سماجی کاموں اور مختلف علاقوں میں مساجد کی تعمیر ان کی زندگی کا مشن رہا۔ رئیس غازی محمد نے اپنے خاندانی محل نما گھر کے قریب 1932ء میں بھونگ مسجد کی تعمیر کے لئے ہدایات دیں اور کثیر سرمایہ فراہم کیا۔ تعمیر کے ایک ایک مرحلے پر انہوں نے ذاتی دلچسپی لی۔ البتہ مسجد کی تعمیر کی نگرانی کے لئے ماسٹر عبدالحمید کو مقرر کیا جنھوں نے نہایت محنت اور توجہ سے مسجد کی تعمیر کی نگرانی کی۔ مسجد کی تعمیر کیلئے آسٹریلیا، ہنگری، اٹلی اور دیگر ممالک سے سنگِ سرخ، سنگِ مرمر، سنگِ خارا، سنگِ سرمئی اور سنگِ سیاہ منگوائے گئے۔ ان پتھروں کو کاٹنے اور تراشنے والے، ٹائلوں پر پھول بنانے والے، میناکاری و خطاطی کرنے والے، صندل کی لکڑی پر باریک اور نفیس کام کرنے والے، گلکاری کرنے والے، سونے کے پھول بنانے والے بہت سے کاریگروں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ یہ مسجد 1932ء سے 1982ء تک تقریبا پچاس سال میں مکمل ہوئی۔ ان پچاس سالوں میں ہزاروں کاریگروں نے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا جن کا تعلق پاکستان اور انڈیا سے تھا۔ مسجد کی تعمیر کے دوران کئی کاریگر عمر رسیدہ ہو گئے اور کئی انتقال کر گئے۔ ان کے بیٹوں اور بعض کے پوتوں نے یہ ذمہ داری سنبھالی۔ یوں تین نسلوں نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا۔ تمام کاریگروں کو ان کی مہارت اور تجربے کی بنیاد پر اُجرت دی جاتی تھی۔ ماہر کاریگروں کا ہر طرح سے خیال رکھا جاتا بلکہ ان کے بچوں کی شادیوں کے اخراجات رئیس غازی محمد ادا کرتے تھے۔ مسجد کی تعمیر میں مصروف کاریگروں کے قیام و طعام کا انتظام بھونگ میں ہی کیا گیا تھا۔ بہت سی مراعات بھی ان کاریگروں کو حاصل تھیں۔ تب صادق آباد سے بھونگ تک مناسب ذرائع نقل وحمل موجود نہ تھے۔ نہ ہی پختہ سڑک تھی۔ لہذا بھاری مشینری اور تعمیراتی سامان صادق آباد ریلوے اسٹیشن سے بھونگ تک تقریبا 20 کلومیٹر کچے راستوں پر بیل گاڑیوں اور اونٹوں پر لاد کر لایا جاتا تھا۔ مسجد کی تعمیر کے لئے کوئی باقاعدہ نقشہ نہیں بنایا گیا تھا۔ ایک خاکہ رئیس غازی محمد کے ذہن میں تھا جس کے مطابق تعمیر کا آغاز کیا گیا۔ رئیس غازی محمد مختلف ممالک میں جاتے، وہاں کی مساجد دیکھتے اور جو چیز پسند آجاتی اس کے مطابق مسجد کی تعمیر میں تبدیلی کرواتے رہتے۔ اس طرح مسجد کے ڈیزائن میں کئی بار تبدیلی کی گئی۔ کئی حصوں کو دوبارہ بلکہ سہ بارہ بھی نئے سرے سے تعمیر کیا گیا۔

1950ء میں ایک نئے مسئلے کی نشاندہی ہوئی کہ سیم کی وجہ سے مسجد کی عمارت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ تھا۔ اس خطرے کے پیش نظر تب تک بننے والی تمام عمارت کو گرا دیا گیا اور 20فٹ بلند ایک چبوترہ بنا کر اس پر نئے سرے سے مسجد کی عمارت تعمیر کی گئی۔ اس سے مسجد کی پائیداری کے ساتھ خوبصورتی اور جلال وعظمت میں بھی اضافہ ہوگیا۔ مسجد کی تعمیر کے دوران ہی1975ء میں رئیس غازی محمد کا انتقال ہوگیا۔ ان کی وفات کے بعدان کے بڑے بیٹے رئیس شبیر محمد نے مسجد کے کام کو آگے بڑھایا۔ 1982ء میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی تو اسے بین الاقوامی شہرت حاصل ہوئی۔ دنیا بھر سے سیاح اس مسجد کو دیکھنے آنے لگے۔ اس کی خوبصورتی اور انفرادیت کی وجہ سے1986ء میں اسے تعمیرات کے شعبے میں آغا خان ایوارڈ بھی دیا گیا۔ 12 مئی 2004ء کو حکومت پاکستان نے اس مسجد کی تصویر والا ڈاک ٹکٹ بھی جاری کیا۔ بھونگ مسجد میں ایک وسیع دارالمطالعہ، مدرسہ اور وہ حجرہ بھی موجود ہے جہاں رئیس غازی محمد عبادت کیا کرتے تھے۔ مسجد میں داخل ہونے والا مرکزی دروازہ مشہد (ایران) میں حضرت امام رضا کے مزار کے صدر دروازے جیسا ہے۔ اندر کئی ایکڑ پر مشتمل فواروں سے مزین وسیع لان ہے۔ راہداری سے گزر کر سیڑھیاں چڑھنے کے بعد مسجد کا صحن ہے جو سنگِ مرمر اور سنگِ سیاہ سے آراستہ ہے۔ یہاں بیک وقت دو ہزار نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ ایک بڑے گنبد کے نیچے خواتین کے لئے نماز پڑھنے کی جگہ مخصوص ہے جو خواتین کی جمعہ مسجد کہلاتی ہے۔ مسجد کے تمام دروازے ہاتھی دانت کے نفیس اور باریک کام سے مزین ہیں۔ مسجد کے برآمدے میں تقریبا 500افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ برآمدہ اٹھارہ ستونوں پر مشتمل ہے۔ ہر ستون ایک ہی جیسے قدرتی رنگ پر مشتمل آٹھ فٹ بلند ہے۔ مرکزی محراب کی تزئین و آرائش میں خالص سونا چاندی اور قیمتی پتھر استعمال کیا گیا ہے۔ صندل کی لکڑی کا نہایت نفیس اور دیدہ زیب کام کیا گیا ہے۔ دلکش نقش و نگار خوبصورت گلکاری اور منفرد ڈیزائن پر مشتمل یہ مسجد سیاحوں کو حیرت زدہ کر دیتی ہے۔